تخریج شدہ

رسالہ نمبر: 92

سمندری گنبد

روزانہ جنّت کی چوکھٹ چومے 5
ظالم والدین کی بھی فرمانبرداری لازمی ہے 15
ماں باپ کے نافرمان کو جیتے جی سزا ملتی ہے 8
والدین کے نافرمان کی کوئی عبادت مقبول نہیں 18
ماں باپ بددعا دینے سے بچیں تو اچھا ہے 9
مدنی چینل سنّتوں کی لائے گا گھر گھر بہار 24
چلنے کی 15 سنّتیں اور آداب 28

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سَمُندری گنبد[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (32 صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ خوفِ خدا سے لرز اُٹھیں گے۔

زور سے دُرُود شریف پڑھنے والا بخشا گیا

کسی بُزُرگ نے ایک شخص کو انتِقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟ یعنی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ بولا: میں ایک مُحَدِّث صاحِب کے یہاں حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا، اُنہوں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا تو میں نے بُلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا نیز حاضِرین نے سنا تو اُنھوں نے بھی دُرُودِ پاک پڑھا تو اللہ تعالٰی نے اِس کی بَرَکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے۔ (اَلقولُ البَدِیع ص ۲۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع (۱۸ رَجبُ المرجب ۱۴۳۱ھ/10-7-1) میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُ نا **سلیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو وحی فرمائی کہ سَمُندر کے کَنارے جایئے اور ہماری قدرت کا نظارہ کیجئے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے مُصاحِبین کے ہمراہ تشریف لے گئے مگر کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی، چُنانچِہ ایک **جِنّ** کو حکم دیا کہ سَمُندر میں غوطہ لگا کر اندر کی خبر لاؤ۔ اُس نے غوطہ لگانے کے بعد واپَس آ کر عرض کی: میں تہ تک نہیں پہنچ سکا اور نہ ہی کوئی شے نظر آئی۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس سے **طاقتور جِنّ** کو حکم دیا، اُس نے پہلے جِنّ کے مقابلے میں دُگنی گہرائی تک غوطہ لگایا مگر وہ بھی کوئی خبر نہ لا سکا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے وزیر حضرتِ **آصِف بن بَرخِیا** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو حکم دیا، اُس نے تھوڑی ہی دیر میں ایک عالی شان کافُوری چار دروازوں والا سفید **سَمُندری گنبد** (گُم۔بد) لا کر سیِّدُ نا **سلیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمتِ سراپا عظَمت میں حاضِر کر دیا! اس کا ایک دروازہ **موتی** کا، دوسرا **یاقوت** کا، تیسرا **ہیرے** کا اور چوتھا **زَمُرُّد** کا تھا، چاروں دروازے کُھلے ہونے کے باوُجُود سَمُندر کے پانی کا کوئی قطرہ اندر نہیں تھا۔ اس **سَمُندری گنبد** کے اندر ایک حسین نوجوان صاف ستھرے لباس میں ملبوس مشغولِ نَماز تھا، جب وہ نَماز سے فارغ ہوا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سلام کر کے اس سے اُس **سَمُندری گنبد** کا راز دریافت کیا۔ اُس نے عرض کی: **یا نبیَّ اللّٰہ** ! میرا باپ معذور اور والِدہ نابینا تھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے ستّر سال اُن کی خدمت کی، میری ماں نے انتِقال سے پہلے دُعا کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! میرے بیٹے کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما۔

والدِ محترم نے بوقتِ وفات دُعا فرمائی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کو ایسی جگہ عبادت پر لگا کہ شیطان مُداخلت نہ کرے۔ والدِ مرحوم کی تدفین کے بعد جب میں ساحلِ سُمندر پر آیا تو مجھے یہ **سَمُندری گنبد** نظر آیا، میں اس کے اندر داخل ہوگیا۔ اتنے میں ایک **فِرِشتہ** آیا اور اس نے اس گنبد کو سُمندر کی تہ میں اُتار دیا۔ **سیِّدُنا سُلیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر اُس نے عرض کی کہ میں حضرتِ **سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ** (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے مقدّس دَور میں یہاں آیا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے جان لیا کہ **اس کو دو ہزار (2000) سال اس "سَمُندری گنبد" میں گزر چکے ہیں مگر اب تک جوان ہے**، اُس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا۔ غِذا کے متعلِّق اُس نے بتایا: روزانہ ایک **سبز پَرَندہ** اپنی چونچ میں کوئی زَرد (یعنی پیلی) چیز لاتا ہے، میں اُسے کھالیتا ہوں، اس میں دنیا کی تمام نعمتوں کی لَذّت ہوتی ہے، اس سے میری بھوک اور پیاس مٹ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گرمی، سردی، نیند، سُستی، غُنُودگی، نامانُوسِیَّت اور وَحشت (یعنی گھبراہٹ وخوف) یہ تمام چیزیں مجھ سے دُور رہتی ہیں۔ اس کے بعد اُس نوجوان کی خواہش پر **سیِّدُنا سلیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا حکم پا کر حضرتِ سیِّدُنا **آصِف بن بَرخِیا** رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے **سَمُندری گنبد** کو اٹھا کر سمندر کی تہ میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا **سلیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے لوگو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ سب پر رحم فرمائے، دیکھا آپ نے کہ **والِدَین** کی دعا کس قدر

مقبول ہوتی ہے! ماں باپ کی نافرمانی سے بچو۔ (رَوضُ الرِّیاحِین ص ۲۳۳ مُلَخَّصاً دارالکتب العلمیة بیروت) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا والِدَین کی خدمت بَہُت بڑی سعادت ہے۔ اگر ان کا دل خوش ہوجائے اور وہ دُعا کردیں تو بیڑا پار ہوجاتا ہے۔ اِس ضِمن میں ایک اور **ایمان افروز حِکایت** سنیئے اور جھومئے:

زخمی اُنگلی

حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں کہ سردیوں کی ایک سخت رات میری ماں نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر لے آیا مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسِب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ لئے اِس انتِظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں۔ کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور آبخورے سے **کچھ پانی بہ کر میری اُنگلی پر جم کر بَرف بن گیا تھا۔** بَہَر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جدا ہوئی اس کی کھال اُدھڑ گئی اور ''خون'' بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا: ''یہ کیا''؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: **اے اللہ** عَزَّوَجَلَّ!

میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہ۔(نزھۃ المجالس ج ۱ ص ۲۶۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزانہ جنَّت کی چوکھٹ چومئے

جن خوش نصیبوں کے ماں باپ زندہ ہیں اُن کو چاہیے کہ روزانہ کم از کم ایک بار ان کے ہاتھ پاؤں ضَرور چوما کریں والِدَین کی تعظیم کا بڑا دَرَجہ ہے۔ **فرمانِ مُصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ یعنی جنّت ماؤوں کے قدموں کے نیچے ہے۔(مسند الشّھاب ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۱۱۹) یعنی ان سے بھلائی کرنا جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحہ 88 پر ہے: والِدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے، حدیث میں ہے: ''جس نے اپنی والِدہ کا پاؤں چوما، تو ایسا ہے جیسے جنَّت کی چوکھٹ (یعنی دروازے) کو بوسہ دیا۔'' (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۰۶ دارالمعرفۃ بیروت)

ماں کے سامنے آواز بُلند ہو جانے پر دو غلام آزاد کئے

ماں یا باپ کو دُور سے آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیے، ان سے آنکھیں ملا کر بات مت کیجئے، بُلائیں تو فوراً لَبَّیک (یعنی حاضِر ہُوں) کہئے، تمیز کے ساتھ ''آپ جناب''

سے بات کیجئے، ان کی آواز پر ہرگز اپنی آواز بُلند نہ ہونے دیجئے۔ **حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون** رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیہ کو ان کی ماں نے بُلایا تو جواب دیتے وَقت ان کی آواز قدرے (یعنی تھوڑی سی) بُلند ہوگئی، اس وجہ سے انہوں نے **دو غلام آزاد** کیے۔

(حِلیَۃُ الاولیاء ج۳ص۴۵ رقم۳۱۰۲ دارالکتب العلمیة بیروت)

بار بار حجِّ مبرور کا ثواب کمائیے

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المبین ماں باپ کے کس قَدَر قدر دان ہوا کرتے تھے اور ان کی کیسی عظیم **مَدَنی سوچ** تھی۔ ہم ''دو غلام'' کہاں سے لائیں! افسوس! اس طرح کے مُعامَلات میں ''دو مرغیاں'' بلکہ **دو انڈے** بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے کا ہم میں تو جذبہ نہیں! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ماں باپ کی اَھَمِّیَّت سمجھنے کی توفیق بخشے۔ اٰمین۔ آئیے! بغیر کسی خَرچ کے بِالکل مفت ثواب کا خزانہ حاصِل کیجئے۔ خوب ہمدردی اور پیار و مَحبَّت سے **ماں باپ** کا دیدار کیجئے، **ماں باپ** کی طرف بنظرِ رَحمت دیکھنے کے بھی کیا کہنے! **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالٰی اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے **حجِّ مبرور** (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اگرچہ دن میں **سو مرتبہ** نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ''ہاں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص ١٨٦ حدیث ٧٨٥٦) یقیناً **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قادِر ہے، وہ جس قدر چاہے دے سکتا ہے، ہرگز عاجز و مجبور نہیں لہٰذا اگر کوئی اپنے ماں باپ کی طرف روزانہ 100 بار بھی رَحمت کی نظر کرے تو وہ اُسے 100 مقبول حج کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

جنّت کا ساتھی

حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک بار پَروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض گزار ہوئے۔ یاربِّ غَفّار عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وَہاں فُلاں قَصّاب تمہارا جنّت کا ساتھی ہے۔ چُنانچِہ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وہاں اُس قصّاب کے پاس تشریف لے گئے، (ناواقِفیّت کے باوُجُود مسافِر ومہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دو نِوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک (دَس۔تک) دی، قصّاب اُٹھ کر باہَر گیا۔ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس زَنبیل (زَم۔بیل یعنی ٹوکرے) میں دیکھا تو اس کے اندر ضعیفُ العُمر مرد وعورت تھے۔ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مُسکُراہٹ پھیل گئی، اُنہوں نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی رِسالت کی

شہادت (یعنی گواہی) دی اور اُسی وقت رِحلَت (رِح۔لَت۔یعنی انتِقال) کرگئے۔ قصّاب واپَس آیا تو زنبیل میں اپنے والدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعامَلہ سمجھ گیا اور آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی دست بوسی کرکے عرض کی: آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) معلوم ہوتے ہیں۔ فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گِڑ گِڑا کر دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے جلووں میں موت نصیب کرنا۔ ان دونوں کے اس طرح اچانک انتِقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) ہونگے۔ قصّاب نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھالیتی، تو خوش ہوکر میرے لئے یوں دعا کیا کرتی تھی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کو جنّت میں حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کا ساتھی بنانا۔ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: مبارک ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم کو میرا جنّت کا ساتھی بنایا ہے۔ (نُزھۃُ المجالس ج ۱ ص ۲۶۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

ماں باپ کے نافرمان کو جیتے جی سزا ملتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں

کس قَدَر مقبول ہوتی ہے! اگر والِدَین ناراض ہوکر بددُعا کردیں تو وہ بھی مقبول ہے۔ لہٰذا ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھنا چاہیے۔ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ماں باپ تیری دوزخ اور جنّت ہیں۔ (اِبن ماجه ج۴ ص۱۸۶ حدیث ۳۶۶۲) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو قِیامت کیلئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچا تا ہے۔

(اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج۵ ص۲۱۶ حدیث ۷۳۴۵ دارالمعرفة بیروت)

ماں کو جواب نہ دینے والا گونگا ہوگیا

منقول ہے: ایک شخص کو اُس کی ماں نے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا اِس پر اُس کی ماں نے اسے بددُعا دی تو وہ **گونگا** ہوگیا۔ (بِرُّ الوالدَین لِلطَّرطُوشی ص۷۹ مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت)

ماں باپ بددعا دینے سے بچیں تو اچّھا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ماں کی پکار کا جواب نہ دینے والا جیتے جی **گونگا** ہوگیا! اِس میں ماں باپ کے نافرمانوں کیلئے جہاں **عبرت کے مَدَنی پھول** ہیں، وہاں ماں باپ کیلئے بھی **مقامِ غور** ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اولاد کو اس طرح کہہ کر کہ تیرا سَتِیا ناس (سَت۔تِیا۔ناس) جائے، تو پھٹ پڑے، تجھے کوڑھ نکلے وغیرہ کوسنیں (کو۔سَ۔نیں یعنی بددعائیں) دیتی ہیں ان کو اپنی زَبان قابو میں رکھنی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولیَّت کی ساعت (یعنی گھڑی) ہو، دعا قَبول ہو جائے اور اولاد کو سچ مُچ ''کُچھ'' ہو جائے اور یوں ماں خود بھی ٹینشن میں آ جائے! لہٰذا اولاد کو صِرف دعائے خیر سے نوازتے رہنا اَنْسَب (یعنی زیادہ مُناسِب) ہے۔

والِدَین دوسرے مُلک سے بلائیں تب بھی آنا ہوگا

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بے شک سعادت ہے، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں اور دیگر مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے، بیرونِ مُلک سفر کرنا وہاں 12 ماہ یا 25 ماہ رہنا بھی بڑے شرف کی بات ہے مگر ماں باپ کی دل آزاری ہوتی ہو، اُن کو اس سے سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہو تو ہرگز سفر مت کیجئے، **دعوتِ اسلامی** کو دنیا بھر میں عام کرنے کا مقصد اپنی ''واہ واہ'' کروانا نہیں، **رِضائے الٰہی** پانا ہے اور ماں باپ کا دل دُکھا کر رِضائے الٰہی کی منزِل ہرگز نہیں مل سکتی، نیز دوسرے شہروں یا مُلکوں میں نوکری یا کاروبار کرنے والے بھی ماں باپ کی اِطاعت کرتے ہوئے ہی سفر اِختیار کریں اور یہ مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) اچّھی طرح ذِہن نشین کرلیں جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحہ 202 پر ہے: ''یہ (یعنی بیٹا) پردیس میں ہے، والِدَین اِسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدَین کو اِس کی **خدمت کی حاجت** ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے۔''

دُودھ پیتا بچّہ بول اُٹھا!

ماں باپ جب آواز دیں بِلا عُذر جواب میں تاخیر نہ کیجئے، بعض لوگ اِس میں سخت لاپرواہی سے کام لیتے ہیں اور جواب میں تاخیر کو **مَعَاذَاللہ** بُرا بھی نہیں سمجھتے حالانکہ اگر نَفل پڑھ رہے ہیں اور ماں باپ کو اس کا عِلم نہیں تو معمولی طور پر بھی اگر وہ پکاریں تو نماز توڑ کر جواب دینا ہوگا (ماخوذ اَز بہارِ شریعت ج۱ص ۶۳۸) (بعد میں اس نمازِ نفل کا اعادہ یعنی دوبارہ ادا کرنا واجِب ہے) جو لوگ والِدَین کی پکار پر خوامخواہ بے تَوَجُّہی (No Lift) کا مُظاہَرہ کر کے اُن کا دل دُکھاتے ہیں وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔ ماں آخر ماں ہوتی ہے، بسا اوقات غَلَط فہمی میں بھی اُس کے منہ سے **بد دعا** نکل جائے اور اگر قبولیَّت کی گھڑی ہو تو اولاد آزمائش میں پڑ جاتی ہے، اِس ضِمن میں **''بخاری شریف''** میں ایک اِسرَئیلی بُزُرگ کی نہایت عبرت آموز **حِکایت** بیان کی گئی ہے چُنانچِہ **سلطانِ دوجہان**، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بنی اسرائیل میں **جُرَیج** نامی ایک شخص تھا، وہ نماز پڑھ رہا تھا، اُس کی ماں آئی اور اُسے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔ کہنے لگا: نماز پڑھوں یا اس کا جواب دوں۔ پھر اُس کی ماں آئی (اور جواب نہ پا کر اُس نے بددعا دی) ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اسے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ کسی فاحِشہ (یعنی بدچلن) عورت کا منہ نہ دیکھے۔'' **جُرَیج** ایک دن عبادت خانے میں تھا، ایک عورت نے کہا: میں اسے بہکا دوں گی، لہٰذا وہ آکر **جُرَیج** سے باتیں کرنے لگی لیکن اُس (یعنی **جُرَیج**) نے

انکار کیا، آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا چُنانچہ اس نے ایک بچّہ جنا اور اُسے جُرَیج سے منسوب کر ڈالا، لوگ جُرَیج کے پاس آئے، اس کا عبادت خانہ توڑ کر اسے باہَر نکال دیا اور اسے بُرا بھلا کہا۔ جُرَیج نے وُضو کیا اور نَماز پڑھی پھر اس بچّے کے پاس آیا اور کہا: **بچّے! تیرا باپ کون ہے؟** اس نے جواب دیا: **فُلاں چرواہا۔** تو لوگوں نے جُرَیج سے کہا: ہم تمہارا عبادت خانہ **سونے** کا بنا دیں گے۔ اس نے کہا: نہیں ویسا ہی **مٹّی** کا بنا دو۔ (بُخاری ج ۲ ص ۱۳۹ حدیث ۲۴۸۲ مُسلم ص ۱۳۸۰ حدیث ۲۵۵۰)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ماں کو کندھوں پر اٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.......

والِدَین کے حُقُوق بَہُت زیادہ ہیں ان سے سَبُکدَوش (یعنی بریُّ الذّمہ) ہونا ممکن نہیں ہے چُنانچِہ ایک صَحابی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ نبوی علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں عرض کی: ایک راہ میں ایسے **گرم پتّھر** تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے **چھ میل** تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ **سرکارِ نامدار** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: **تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔** (اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیر لِلطّبَرانی ج ۱ ص ۹۲ حدیث ۲۵۶) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے ۔(کنزالعمال)

اگر عورت کے بجائے مرد کو بچّہ جننا پڑتا تو۔۔۔!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی ماں نے اپنے بچّے کیلئے سخت تکلیفیں اُٹھائی ہوتی ہیں، دردِ زِہ یعنی بچے کی ولادت (DELIVERY) کے وَقت ہونے والے درد کو ماں ہی سمجھ سکتی ہے، مرد کیلئے کس قَدَر آسانی ہے کہ اُسے ڈِلوری نہیں ہوتی۔ **میرے آقا اعلیٰ حضرت** امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 27 صَفْحَہ 101 پر فرماتے ہیں: ''مرد کا تعلُّق صِرف لذَّت کا ہے اور عورت کو صدہا مصائب کا سامنا ہے، نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے کہ چلنا پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا دشوار ہوتا ہے، پھر پیدا ہوتے وقت تو ہر جھٹکے پر موت کا پورا سامنا ہوتا ہے، پھر اَقسام اَقسام کے درد میں نِفاس والی (یعنی ولادت کے بعد آنے والے خون کی تکلیف میں مبتلا ہونے والی) کی نیند اُڑ جاتی ہے۔

اسی لئے (اللہ تبارک وتعالیٰ) فرماتا ہے:

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ (پ ۲۶، الاحقاف: ۱۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اوراس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے۔

تو ہر بچّے کی پیدائش میں عورت کو کم از کم تین برس بامَشَقَّت جیل خانہ ہے۔ **مرد کے پیٹ سے اگر ایک دَفْعَہ بھی ''چُوہے کا بچّہ'' پیدا ہوتا تو عمر بھر کو کان پکڑ لیتا۔**

(فتاوٰی رضویہ ج ۷ ۲ص ۱۰۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

بیوی ہمدردی کی حقدار ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت کے مبارَک فتوے سے جہاں ماں کی حیثیت معلوم ہوئی وَہیں بیوی کی اَھَمِّیّت (اَہَم۔مِی۔یَت) بھی کُھلی۔شوہر کو چاہئے کہ بِالخصوص ''اُمّید'' یعنی حَمل کے ایّام میں اپنی بیوی پر خُصُوصی شفقت کرے، کام کاج میں اُس کا خوب ہاتھ بٹائے، محنت کا کام نہ لے، ڈانٹ ڈپٹ کر کے یا کسی طرح بھی اُس کے صدمے(TENSION) کا سبب نہ بنے۔ اَلْغَرَض جتنا بن پڑے اُسے آرام پہنچائے۔ جب کبھی اپنے **مَدَنی مُنّے** کو پیار کرے تو ساتھ ہی اُس کی ماں پر بھی رحم کی نظر ڈالدے کہ اِس پُھدَکتے پِھرتے دل کو لُبھانے والے ''کھلونے'' کی فَراہمی میں اِس بے چاری نے کس قَدَر سخت تکالیف برداشت کی ہیں۔

دودھ پلانے کے مسئلے کی وَضاحت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مبارَک فتوے میں آیتِ کریمہ کے اندر جو ارشاد ہوا کہ ''اس کا دودھ چُھڑانا تیس مہینے میں ہے'' اِس کا تعلُّق دودھ کے رِشتے اور حُرمتِ نِکاح سے ہے۔دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِشریعت**'' جلد2 صَفْحَہ 36 پر ہے: بچّے کو (ہجری سن کے حساب سے) دو برس تک دودھ پلایا جائے، اِس سے زیادہ کی اجازت نہیں، دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس

تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں ۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے **یعنی ۲دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے** مگر (ہجری سن کے اعتبار سے) ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی ،حُرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا، تو حُرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔

ظالِم والِدَین کی بھی فرمانبرداری لازِمی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اس حال میں صُبح کی کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے، اُس کیلئے صُبح ہی کو جنّت کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ اور جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صُبح ہی کو جہنَّم کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے **عرض کی**: اگرچِہ ماں باپ اُس پر ظلم کریں۔ فرمایا: اگرچِہ ظلم کریں، اگرچِہ ظلم کریں، اگرچِہ ظلم کریں۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۰۶ حدیث ۷۹۱۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو ماں باپ کو خوش رکھتا ہے، جو بدنصیب ماں باپ کو ناراض کرتا ہے اُس کیلئے بربادی ہے۔ اللہ تَبارَکَ وَتَعَالٰی پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 23 تا 25 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں ''ہُوں'' (اُف) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا اور عرض کرکہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے چُھٹپن میں مجھے پالا۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔

بچپن میں ماں بھی تو اولاد کی ''گندگی'' برداشت کرتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُندَرَجۂ بالا آیاتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والِدَین (وا۔لِ۔دَین) کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا حکم دیا ہے اور خُصوصاً انکے بڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے۔ یقیناً ماں باپ کا بُڑھاپا انسان کو امتحان میں ڈال دیتا ہے، سخت بڑھاپے میں بَسا اوقات بِستر ہی پر بَول و بَراز (یعنی گندگی) کی ترکیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے عُمُوماً اولاد بیزار ہوجاتی ہے، مگر یاد رکھیے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے، بچپن میں ماں بھی تو آخِر بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہی ہے۔ بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعِث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑچڑاپن آجائے، سَٹھیا

جائیں، خوب بڑ بڑائیں، بِلا وجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں، بے شک پریشان کر کے رکھدیں مگر صبر، صبر اور صبر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجالانا ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ دَرکنار اُن کے آگے ''اُف'' تک نہیں کرنا ہے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہان کی تباہی مقدّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دل دُکھانے والا اِس دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوتا ہے اور آخِرت کے عذاب کا بھی حقدار ہوتا ہے۔

دل دُکھانا چھوڑدیں ماں باپ کا

ورنہ اس میں ہے خسارہ[1] آپ کا (وسائلِ بخشش ص ۳۷۷)

گدھانُمامُردہ

حضرتِ سیِّدُ ناعَوّام بن حَوشَب علیہ رحمۃاللہِ الرَّب (جو کہ تَبعِ تابِعی بُزُرگ گزرے ہیں اور انہوں نے ۱۴۸ ھ میں وفات پائی) فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں کسی مَحلّے سے گزرا، اُس کے کَنارے پرقبرِستان تھا، بعدِعَصر ایک قَبْر شَق ہوئی (یعنی پھٹی) اور اُس میں سے ایک ایسا آدَمی نکلا جس کا **سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان** کا تھا، وہ تین بار گدھے کی طرح رَینکا (یعنی چیخا)، پھر قَبْر میں چلا گیا اور قَبْر بند ہوگئی۔ ایک **بڑی بی** بیٹھی (سُوت) کات رہی تھیں، ایک خاتون نے مجھ سے کہا: ، بڑی بی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اس کا کیا مُعامَلہ ہے؟ کہا یہ قَبْر والے کی ماں ہے، وہ **شرابی** تھا، جب شام کو گھر آتا، ماں

[1] نقصان

نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر، آخِر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا! یہ جواب دیتا: تُو **گدھے** کی طرح ڈِھیچُوں ڈھیچُوں کرتی ہے۔اس شخص کا عصر کے بعد انتِقال ہوا، جب سے **فوت** ہوا ہے ہر روز بعدِ عَصر اس کی قَبر شَق ہوتی ہے اور یوں تین بار **گدھے** کی طرح چِلاّ کر پھر قبر میں سَما جاتا ہے اور قَبر بند ہو جاتی ہے۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب للمنذری ج۲ ص۲۲۶ حدیث ۱۷ دارالکتب العلمیة بیروت)

والِدَین کے نافرمان کی کوئی عبادت مقبول نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ تَوّاب عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں ہم توبہ کرتے اور اِس سے عافیت کا سُوال کرتے ہیں ۔آہ ! ماں باپ کی دل آزاری کس قَدَر رُسوائی اور درد ناک عذاب کا باعِث ہے۔حدیثِ پاک میں ہے: عَذَابُ الْقَبرِ حَقٌّ یعنی ''قبر کا عذاب حق ہے۔'' (نَسائی ص۲۲۵ حدیث۲۰۵۸) کبھی کبھی دنیا میں بھی اس کا منظر دکھا دیا جاتا ہے تا کہ لوگ عبرت حاصِل کریں۔اپنے **باپ** کے نافرمان کے مُتَعَلِّق کئے گئے ایک سُوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **باپ** کی نافرمانی اللّٰہ جبّار وقہّار کی نافرمانی ہے اور **باپ** کی ناراضی **اللّٰہ** جبّار وقہّار کی ناراضی ہے، آدمی **ماں باپ** کو راضی کرے تو وہ اس کے **جنّت** ہیں اور ناراض کرے تو وُہی اس کے **دوزخ** ہیں۔ **جب تک باپ کو راضی نہ کریگا، اُس کا کوئی فرض، کوئی نَفل، کوئی نیک عمل اَصلاً مقبول نہیں، عذابِ آخرت کے علاوہ**

دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا (یعنی شدید آفت) نازِل ہوگی، مَرتے وقت مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۸۴۔۳۸۵) ماں باپ مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کافِر بھی ہوں تب بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اُن کے ساتھ حُسنِ سُلوک ضَروری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 2 صَفحہ 452 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی ''عالمگیری'' کے حوالے سے نَقل فرماتے ہیں: ''اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافِر ہے اور کہے کہ تو مجھے بُت خانے پہنچادے تو نہ لیجائے اور اگر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو لاسکتا ہے۔'' (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۳۵۰ دارالفکر بیروت)

ماں باپ کو گالیاں دلوانے والے

جو لوگ دوسروں کو ماں کی گالی نکالنے کے عادی ہوتے ہیں وہ بَہُت بُرے بندے ہیں، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 صَفحہ 195 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی نَقل کرتے ہیں: رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدمی اپنے والِدَین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کیا کوئی

اپنے والِدَین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ''ہاں، اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے، وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے، وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔'' (مسلم شریف ص ۶۰ حدیث ۱۴۶) یہ حدیثِ پاک نَقل کرنے کے بعد حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام (عَلَیۡهِمُ الرِّضْوان) جنھوں نے عَرَب کا زمانۂ جاہلیت دیکھا تھا، ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیوں کر گالی دے گا یعنی (کوئی ماں باپ کو گالی بھی دے سکتا ہے) یہ بات ان کی سمجھ سے باہَر تھی۔ حُضُور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے بتایا کہ مُراد دوسرے سے گالی دلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ (بذاتِ) خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔ (بہارِشریعت)

آگ کی شاخوں سے لٹکنے والے

حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مَکّی شَافِعِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نَقل کرتے ہیں: سرورِکائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مِعراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: اَلَّذِیۡنَ یَشۡتُمُوۡنَ اٰبَاءَهُمۡ وَاُمَّهَاتِهِمۡ فِی الدُّنۡيَا یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے باپوں اور ماؤوں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقۡتِرافِ الۡکبائِر ج۲ ص۱۳۹ دارالمعرفة بیروت)

بارش کے قطروں جتنے انگارے

منقول ہے: جس نے اپنے والِدَین کو گالی دی اس کی قَبر میں آگ کے اتنے **انگارے** اُترتے ہیں جتنے (بارِش کے) قطرے آسمان سے زمین پر آتے ہیں۔ (اَیضاً ص ۱۴۰)

قَبر پسلیاں توڑ دیتی ھے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دَفن کیا جاتا ہے تو قَبر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پَیوَست ہو جاتی ہیں۔(اَیضاً)

جنّت میں نہیں جائیں گے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، **رسولِ ذِیشان**، نُورِ رَحمٰن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین شخص جنّت میں نہیں جائیں گے (۱) ماں باپ کو ستانے والا اور (۲) دیُّوث اور (۳) مَردانی وَضع بنانے والی عورت۔ (اَلْمُستَدرَک ج ۱ ص ۲۵۲ حدیث ۲۵۲)

اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اگر ماں باپ میں باہَم تَنازُع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہرگز ایسا نہ ہو کہ ماں کی مَحبَّت میں باپ پر سختی کرے۔ **باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں**

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی۔ اولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت اور دوزخ ہیں، جسے اِیذا دے گا جہنَّم کا حقدار ٹھہرے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہ ۔(یعنی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) مَعصیَّتِ خالق (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی) میں کسی کی اطاعت (یعنی فرماں برداری) نہیں۔ مَثَلاً ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیّار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہرگز اِس مُعامَلے میں ماں کی بات نہ مانے، اِسی طرح ماں کے مُعامَلے میں باپ کی نہ مانے۔ عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ **خدمت** میں ماں کو ترجیح ہے اور **تعظیم** باپ کی زائد ہے کہ وہ **اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔** (ماخوذ از: فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۹۰)

والِدَین داڑھی مُنڈوانے کا حکم دیں تو نہ مانے

معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو ان کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں ان کی پَیروی کریں گے تو گنہگار ہوں گے مَثَلاً ماں باپ جھوٹ بولنے کا حکم دیں یا داڑھی مُنڈوانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے کا کہیں تو ان کی یہ باتیں ہرگز نہ مانیں چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے، ہاں اگر مان لیں گے تو خدائے حنّان و منّان عزوجل کے ضَرور نافرمان قرار پائیں گے۔ اِسی طرح ماں باپ میں باہَم طَلاق ہوگئی تو اب ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ

ماں سے، والِد سے ملنا بھی ہوگا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہوگی کہ ان کی آپس میں اگرچِہ جدائی ہو چکی مگر اولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے، اولاد پر دونوں کے حُقُوق برقرار ہیں۔

اگر والِدَین ناراضی میں فوت ہوئے ہوں تو کیا کرے؟

جس کے ماں باپ ناراضی کے عالَم میں فوت ہو گئے ہوں، وہ اُن کیلئے بکثرت **دعائے مغفِرت** کرے کہ مرنے والے کے لیے سب سے بڑا تحفہ دعائے مغفِرت ہے اور ان کی طرف سے خوب خوب **ایصالِ ثواب** کرے۔ اولاد کی طرف سے مسلسل نیکیوں کے تحائف پہنچیں گے تو اُمّید ہے کہ والِدَینِ مَرحُومَین راضی ہو جائیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحَہ 197 پر ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا اِنتِقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا، اب ان کے لیے ہمیشہ اِستِغفار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۰۲ حدیث ۷۹۰۲)

ہو سکے تو مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل وغیرہ حسبِ توفیق لیکر بہ نیّتِ ایصالِ ثواب تقسیم کیجئے، اگر ایصالِ ثواب کیلئے والِدَین وغیرہ کے نام اور اپنا پتا رسالے یا کتاب پر چھپوانا چاہیں تو مکتبۃُ المدینہ سے رُجُوع کیجئے۔

ماں باپ کا قَرض اُتاریئے

سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: جو شخص اپنے

والِدَین کے (انتِقال کے) بعدان کی **قسم** سچّی کرے اوران کا **قرض** اُتارے اورکسی کے ماں باپ کو **بُرا** کہہ کرانہیں بُرا نہ کہلوائے وہ والِدَین کے ساتھ **بھلائی** کرنے والا لکھا جائے گا اگرچِہ (ان کی زندگی میں) ''نافرمان'' تھا اور جوان کی قسم پوری نہ کرے اوران کا قرض نہ اُتارے اورکسی کے والِدَین کو بُرا کہہ کرانہیں بُرا کہلوائے وہ **نافرمان** لکھا جائے گا اگرچِہ ان کی زندگی میں ''**بھلائی کرنے والا**'' تھا۔

(اَلمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج۴ ص۲۳۲ حدیث ۵۸۱۹ دارالکتب العلمیة بیروت)

جُمُعہ کوماں باپ کی قَبْر پر حاضِری کا ثواب

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَةٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قَبْر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کیلئے حاضِر ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے گناہ بخش دے گا اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔

(نوادر الاصول للحکیم الترمذی ص۹۷ حدیث ۱۳۰ دمشق)

مَدَنی چینل سُنّتوں کی لائے گا گھر گھر بہار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والِدَین کی نافرمانی سے خود کو بچانے اوران کی اطاعت کا جذبہ پانے کیلئے نیز اپنے دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے اور سینہ مَحبّتِ رسول کا مدینہ بنانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابستہ رہئے ، **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ اِس **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے راہِ سنّت پر چلنے، نیکیاں

کرنے، گناہوں سے بچنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ سُنّتوں کی تربیّت کی خاطِر ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **مَدَنی قافلے** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کا معمول بنائیے، مَدَنی مرکز کے عنایت فرمودہ نیک بننے کے نسخے ''مَدَنی اِنعامات'' کے مطابِق اپنی زندگی کے شب و روز گزاریئے نیز روزانہ رات کم از کم 12 مِنَٹ **فکرِ مدینہ** کیجئے اور اس میں مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر فرمالیجئے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کو سمجھنے کیلئے ایک **مَدَنی بہار** مُلاحَظہ فرمائیے، **میر پور نمبر ۱۱** (ڈھاکہ، بنگلہ دیش) کے ایک مبلِّغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری ایک مرتبہ راہ چلتے ہوئے ایک صاحِب سے ملاقات ہوگئی، مجھے دیکھتے ہی وہ کہنے لگے: کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں اس وقت بیوی بچّوں سمیت کہاں جا رہا ہوں؟ پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے بولے: دراصل بات یہ ہے کہ میرے والِدَین مجھ سے ناراض اور میں **والِدین سے ناراض** تھا۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی چینل** پر ہونے والے سُنّتوں بھرے بیان **''ماں باپ کے حُقُوق''** دیکھنے کی بَرَکت سے مجھے احساس ہوا کہ میں نے والِدَین کی نافرمانی کر کے بَہُت بڑا گناہ کیا ہے، چُنانچِہ **مُعافی** مانگنے کیلئے ہاتھوں ہاتھ بیوی، بچّوں سمیت والِدَین کی خدمت میں حاضِری کیلئے جا رہا ہوں، **اللّٰہ** تعالٰی دعوتِ اسلامی اور ''مَدَنی چینل'' کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

راہِ سنّت پر چلا کر سب کو جنّت کی طرف
لے چلے بس اِک یِہی ہے مَدَنی چینل کا ہَدَف
یاخدا ہے التجا عطّار کی
سنّتیں اپنائیں سب سرکار کی

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماں کی بد دعا سے ٹانگ کٹ گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار سے ’’مَدَنی چینل‘‘ کی اِفادِیت معلوم ہوئی۔ اِس ’’مَدَنی بہار‘‘ میں ’’**ماں باپ کے حُقُوق**‘‘ کا تذ کِرہ ہے، واقِعی ماں باپ کے حُقُوق سے عُہدہ برآ ہونا نہایت دشوار ہے، اِس کیلئے عمر بھر کوشاں رہنا ہوگا اور **ماں باپ** کی ناراضی سے ہمیشہ بچنا ہوگا۔ جو لوگ **ماں باپ** کو ستاتے ہیں اُن کا دنیا میں بھی بھیانک انجام ہوتا ہے چُنانچِہ حضرتِ علّامہ کمالُ الدّین دَمیری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی نَقل کرتے ہیں: ’’زَمَخشَری‘‘ (جو کہ مُعتزِلی فرقے کا ایک مشہور عالم گزرا ہے اُس) کی **ایک ٹانگ کٹی ہوئی تھی**، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے انکشاف کیا کہ یہ میری **ماں کی بددُعا** کا نتیجہ ہے، قِصّہ یوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک **چڑیا** پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دراڑ میں گُھس گئی، مگر ڈوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈوری پکڑ کر زور سے کھینچی تو **چڑیا** پھڑکتی ہوئی باہر

نکل پڑی، مگر بے چاری کی **ٹانگ** ڈوری سے کٹ چکی تھی، **میری ماں** نے یہ دردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ **بددُعا** نکل گئی: ''جس طرح تو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، **اللہ** تَعالٰی تیری ٹانگ کاٹے۔'' بات آئی ہو گئی، کچھ عرصے کے بعد تحصیلِ علم کیلئے میں نے ''بُخارا'' کا سفر اختیار کیا، اِثنائے راہ سُواری سے گر پڑا، **ٹانگ** پر شدید چوٹ لگی، ''بُخارا'' پَہُنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بالآخر ٹانگ **کٹوانی پڑی**۔ (اور یوں ماں کی بددعا رنگ لائی) (حیاۃ الحیوان الکبرٰی ج ۲ ص ۱۶۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پاؤں پکڑ کر ماں باپ سے مُعافی مانگ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ کے **ماں باپ** یا ان میں سے کوئی ایک ناراض ہے تو فوراً سے پیشتر ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر اور رو رو کر مُعافی تلافی کی ترکیب فرمالیجئے، اُن کے جائز مطالَبات پورے کر دیجئے کہ اِسی میں دونوں جہانوں کی بھلائی ہے۔ والِدَین کے حُقُوق کی مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ دو عدد V.C.Ds. (1) ''**ماں باپ کے حُقُوق**'' اور (2) اعتِکافِ رَمَضانُ المبارَک (۱۴۳۰ھ) میں ہونے والے ''مَدَنی مذاکرے'' کی وی۔سی۔ڈی بنام ''**والِدَین کے نافرمانوں کا انجام**'' مُلاحظہ کیجئے۔

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خَسارہ آپ کا

کینۂ مسلم سے سینہ پاک کر اِتّباعِ صاحِبِ لَولاک کر

یاخدا ہے التجا عطّار کی
سنّتیں اپنائیں سب سرکار کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند ''سنّتیں اور آداب'' بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔

(اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳ دارالفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''راہِ مدینہ کا مسافر'' کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے چلنے کی 15 سنّتیں اور آداب

{1} پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے: وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل، بے شک ہرگز زمین نہ چِیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ {2} دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی

مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِشریعت'' حصّہ 16 صَفْحَہ 78 پر فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔ (مُسلِم ص۱۱۵٦ حدیث ۲۰۸۸) ﴿3﴾ سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بسا اوقات چلتے ہوئے اپنے کسی صَحابی کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک سے پکڑ لیتے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج۷ص۲۷۷) ﴿4﴾ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم چلتے تو کسی قَدَر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اتر رہے ہیں۔ (الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص۸۷ رقم۱۱۸) ﴿5﴾ گلے میں سونے یا کسی بھی دھات (یعنی مَیٹل کی) چَین ڈالے، لوگوں کو دکھانے کے لئے گرِیبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں، مغروروں اور فاسِقوں کی چال ہے۔ گلے میں سونے کی چین پہننا مرد کیلئے **حرام** اور دیگر دھاتوں (یعنی میٹلز) کی بھی ناجائز ہے ﴿6﴾ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کَنارے کَنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے! اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ **اَمْرَد** کا ہاتھ نہ پکڑے، شَہوت کے ساتھ کسی بھی اسلامی بھائی کا ہاتھ پکڑنا یا مُصافحہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا) یا گلے ملنا **حرام** اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے ﴿7﴾ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بلا ضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار

طریقے پر چلیے۔ حضرتِ سیِّدُ نا حَسّان بن اَبی سِنان علیہ رَحمَۃُ الحنّان نَماز عید کے لیے گئے، جب واپَس گھر تشریف لائے تو اہلیہ (یعنی بیوی) کہنے لگیں: آج کتنی عورَتیں دیکھیں؟ آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اِصرار کیا تو فرمایا: ''**گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپَس آنے تک میں اپنے** (پاؤں کے) **انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔**'' (کتابُ الْوَرَع مع موسُوعہ امام ابن ابی الدُّنیا ج ۱ ص ۲۰۵) سُبْحٰنَ اللّٰہ! اللہ والے راہ چلتے ہوئے بِلا ضَرورت بِالْخُصُوص بھیڑ کے موقَع پر اِدھر اُدھر دیکھتے ہی نہیں کہ مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو) شَرعاً جس کی اجازت نہیں اُس پر نظر پڑ جائے! یہ اُن بزرگ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کا تقویٰ تھا، مسئلہ یہ ہے کہ کسی عورت پر بے اختیار نظر پڑ بھی جائے اور فوراً لوٹا لے تو گناہ گار نہیں **{8}** کسی کے گھر کی بالکونی یا کھڑکی کی طرف بِلا ضَرورت نظر اٹھا کر دیکھنا مناسِب نہیں **{9}** چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو ہمارے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جوتوں کی دَھمک ناپسند تھی **{10}** راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے **{11}** راہ چلتے ہوئے، کھڑے بلکہ بیٹھے ہونے کی صورت میں بھی لوگوں کے سامنے تھوکنا، ناک سنکنا، ناک میں انگلی ڈالنا، کان کُھجاتے رہنا، بدن کا میل اُنگلیوں سے چُھڑانا، پردے کی جگہ کُھجانا وغیرہ تہذیب کے خلاف ہے **{12}** بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے

ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطْعاً غیر مہذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈِبّوں، پیکٹوں اور منرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا **بے اَدَبی** بھی ہے **{13}** پیدل چلنے میں جو قوانین خلافِ شرع نہ ہوں اُن کی پاسداری کیجئے مَثَلاً گاڑیوں کی آمدورفت کے موقع پر سڑک پار کرنے کیلئے مُیسَّر ہو تو ''زیبرا کراسنگ'' یا ''اَوور ہیڈ پُل'' استِعمال کیجئے **{14}** جس سَمت سے گاڑیاں آرہی ہوں اُس طرف دیکھ کر ہی سڑک عُبور کیجئے، اگر آپ بیچ سڑک پر ہوں اور گاڑی آرہی ہو تو بھاگ پڑنے کے بجائے وَہیں کھڑے رہ جائیے کہ اس میں حفاظت زیادہ ہے نیز ریل گاڑی گزرنے کے اَوقات میں پٹریاں عُبور کرنا اپنی موت کو دعوت دینا ہے، ریل گاڑی کو کافی دور سمجھ کر گزرنے والے کو جلدی یا بے خیالی میں کسی تار وغیرہ میں پاؤں الجھ جانے کی صورت میں گرنے اور اوپر سے ریل گاڑی گزر جانے کے خطرے کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے نیز بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پٹری سے گزرنا ہی خلافِ قانون ہوتا ہے خُصُوصاً اسٹیشنوں پر، ان قوانین پر عمل کیجئے **{15}** عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کی نیّت سے حتَّی الامکان روزانہ **پَون گھنٹہ** ذِکر و دُرود کے ساتھ پیدل چلئے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ صحت اچھی رہے گی۔ **چلنے کا بہتر طریقہ** یہ ہے کہ شروع میں 15 مِنَٹ تیز تیز قدم، پھر 15 مِنَٹ درمیانہ، آخر میں 15 مِنَٹ پھر تیز قدم چلئے، اس طرح چلنے سے سارے جسم کو ورزِش ملیگی،

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نظامِ اِنْہِضام (اِنْ ۔ہِ۔ضام یعنی ہاضِمہ) دُرُست رہے گا، دل کے اَمراض اور دیگر بے شمار بیماریوں سے بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت ہوگی۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو   سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو   ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

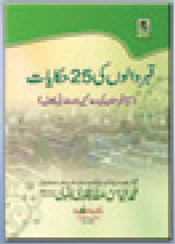 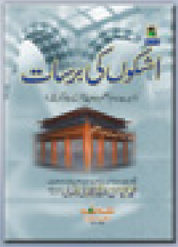 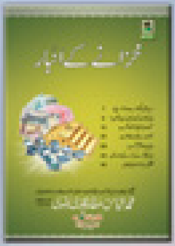

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- سرگودھا: ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-95/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net

SC1286